

حکومت پاکستان کی کشمیر پالیسی میں اتار چڑھاؤ، بالخصوص دوستی کے نام پر فوڈ کی آمدورفت، مسئلہ کشمیر کے روایتی موقف سے انحراف کے لیے مختلف حل، کشمیری قیادت کا المیہ اور تحفظات وغیرہ۔۔۔ جدوجہد آزادی کشمیر کے مختلف مراحل اور غور و فکر کے پہلو ہیں۔ عبدالرشید ترابی تحریک آزادی کشمیر کے ان مراحل کو اجاگر کرنے، خطرات کی نشان دہی اور مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے اہل کشمیر کی وکالت کا فریضہ انجام دینے کے لیے وقتاً فوقتاً ملکی اخبارات و رسائل میں مضامین سپردِ قلم کرتے رہے۔ زیر نظر کتاب انہی تجزیات پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب ایک ایسا آئینہ ہے جس میں حکمران، پالیسی ساز اور ہر کردار اپنا چہرہ دکھ سکھاتا ہے۔ ہم سب خود احتسابی کرتے ہوئے ایسی جامع اور حکیمانہ پالیسی تشکیل دے سکتے ہیں جو جلد منزل کے حصول کا ذریعہ بن سکے۔ (عمران ظہور غازی)

تعارف کتب

● حکمت الفرقان، مؤلف: ڈاکٹر سید امان اللہ ترمذی۔ ملنے کا پتا: کتاب سراے، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۰۸۔ قیمت: درج نہیں۔ [قرآن حکیم کے مضامین کا عصری تقاضوں کے تناظر میں انتخاب اور دعوتِ فکر و عمل۔ قرآنی تعلیمات کو پانچ عنوانات یعنی توحید، رسالت، آخرت، فہم قرآن اور دعوت و جہاد کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں انفرادی اور اجتماعی جائزے کے لیے خود احتسابی کا چارٹ دیا گیا ہے۔]

شمشیر و سناں اول (عظیم سپہ سالاروں کی عظیم داستان)، مرتب: خواجہ امتیاز احمد۔ ناشر: ہارون شہید اکیڈمی، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ۔ صفحات: ۲۳۸۔ قیمت: درج نہیں۔ [۲۱ نام و ۲۱ مسلمان سپہ سالاروں کے تذکرے پر مبنی کتاب جس میں مبالغہ آرائی کے بجائے مستند حوالوں اور معیاری کتب تاریخ کی مدد سے حقائق بیان کیے گئے ہیں۔ ان سپہ سالاروں میں خالد بن ولیدؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، عقبہ بن نافعؓ، قہرؓ، جلال الدین خوارزم شاہ، موسیٰ بن نصیر، یوسف بن تاشفین، ججاج بن یوسف ثقفی، محمود غزنوی، شہاب الدین خوری وغیرہ کے حالات شامل ہیں۔ اس بے بنیاد الزام کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے کہ اسلام کھوار کے زور سے پھیلا ہے۔]

● شوق کا اُجالا، محمد اظہر علی۔ ناشر: ایک کلچرل سنٹر ناروے۔ صفحات: ۴۰۰۔ قیمت: ۲۰۰ کراؤن۔ [اسلاک کلچرل سنٹر ناروے (ادسلو) کی تعمیر کے منصوبے، جدوجہد کے صبر آزا مراحل اور ۲۰۰۹ء میں ایک دیدہ زیب جدید عمارت، دفتر، اسلامی سکول، جدید سہولیات پر مبنی لائبریری اور خوب صورت مسجد کی تکمیل کی رواداد۔ ۱۹۷۳ء سے ۲۰۰۹ء تک روشنی کے سفر کی داستان۔ کتاب بیرون ملک مقیم لوگوں کے لیے ایک قابلِ تہلیل مثال ہے۔]